ڈاکٹر محمد افروز عالم
Assistant Professor, Department of Persian, University of Kashmir,

ایران میں بچوں اور نوجوانوں کے ادب کی ایک مختصر تاریخ

(ادبیات کودکان ونوجوانان در ایران)

تلخیص:

بچے ہمارے کلاسیکی ادبی سرمائے میں کبھی بھی اپنے لیے مستقل ادب کی مطبوعات نہیں رکھتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے اسی بچپن کے ابتدائی ایام سے ہی بڑے لوگوں کے ساتھ ہم قدم اور ہمنوا رہے ہیں۔ پہاڑوں اور کھیتوں میں ان کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے ہیں۔ اور مکتب و مدرسے میں ان لوگوں سے کندھے سے کندھا ملا کر قرآن واحادیث، منطق وفلسفہ، مناجات وکلمہ اور معروف شعراء جیسے حافظ، سعدی اور مولانا کے اشعار رٹ رہے تھے بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر نصاب الصبیان الفبا سیکھنے کی طرف رخ کر رہے تھے۔ جب کہ ایسا بالکل نہیں ہے کہ ادب کا دروازہ چھوٹے بچوں کے لیے کبھی بھی بند رہا ہو۔ وہ قوم جو تمدن اور شہریت میں قابل توجہ مراحل طے کیے ہیں اور اپنی تاریخ کے کچھ حصوں کو نسل در نسل ترقی کی راہ پر گامزن کرتے رہے ہیں۔ اپنے بچوں کی توانائی، استعداد، پرورش اور تعلیم وتربیت سے بے توجہ نہیں رہ سکتے تھے۔ نسل گزشتہ بھی کوشش کر رہی تھی کہ اپنی اجتماعی اور تمدنی ماحصل اور علمی تجربات کو نسل بعد کی طرف منتقل کرے اور ان تجربات کو سکھانے کے راہ میں ایک ادبی اور لسانی میدان بھی رہا ہے۔ اور آج بھی بچوں کے ادب پر خوب توجہ دی جا رہی ہے۔

کلیدی الفاظ: ادب اطفال، فلسفہ قدیم، اخلاق، منطق وفلسفہ، معما، لالایی، چیستان، بیت بازی، نغمہ بازی۔

ادبی اسباق کے سیکھانے کے معمولاً دوطریقے شفاہی اور مکتوب امکان پذیر رہے ہیں۔ ایران کے شفاہی ادبی سنت بچوں کے لیے بچپن کی زندگی کے پہلے لمحات سے بڑے مقام کے قائل رہے ہیں۔اور انہیں کو سیکھنے سیکھانے کے راستے ہمیشہ ہموار کرتے اور اس کو لازم قرار دے رہے تھے۔ زیادہ تر قصے اور گونا گوں افسانے جو تاریخ میں پہلے دور سے ایرانی تمدنی اور وہاں کے ماحول میں چلے آرہے تھے۔ان میں سے بیشتر اساطیری ماحصل کے عنوان کے ساتھ عام ادب میں کلاسیکی ادبی حکایت بن کر داخل ہورہے تھے۔جو خاص کر بچوں کی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ان سے پہلے جیسے لالایی ها، معماها، چیستانها، گویه ها، نغمه بازی اور نیم نغمگی اپنے مخاطبین ہمیشہ بچوں اور نوجوانوں کے درمیان ڈھونڈتے رہے ہیں۔کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایرانی رسمی ادب کا زیادہ تر حصہ بڑوں کے لیے ہے تو فارسی کا عام ادب زیادہ تر بچوں سے تعلق رکھتا ہے۔

اسلام سے پہلے کے ادب سے باقی بچے ہوئے آثار کے درمیان روایات، افسانے اور اسطورہ،معنوی ادبیات سے مربوط نیم تاریخی آثار جیسے خدائی نامه ها، یادگارزیران،داستان بهرام چوبین، رستم و اسفندیار، پیرانویسه اور اس کے علاوہ بھی کچھ دوسری تخلیقات جن کو بچوں سے مربوط سمجھ سکتے ہیں۔دینکرت،بندهشن،ارداویرافنامه کی کتابوں میں اور مخصوصاً هزار افسان کتاب جو اسلامی دور میں هزار و یك شب کے نام سے معروف ہوا ہے۔داستانیں،بچوں کی طبعیت کا مناسب اور ملائم عناصر رکھتی ہیں۔یہاں تک کہ آج بھی اس مقصد کے لیے دوبارہ لکھی اور پڑھی جارہی ہیں۔

اسلامی دور کے ادب میں بھی حماسی مجموعے اور غنائی منظوم داستانوں کی قبیل سے جیسے نظامی اور ان کی تقلید کرنے والوں کی تخلیقات،منثور داستانی آثار جیسے سمك عیار، درابنامه، طوطی نامه اور داستانی مجموعے جیسے کلیله و دمنه، جوامع الحکایات، گلستان سعدی اور ان میں سے ہر ایک کے مختلف مقلدین نے جو سبق آموز داستانوں سے سرشار تخلیقات پیش کیے ہیں،خاص طور سے اخلاقی وتربیتی کتابیں جیسے قابوس نامه، بحرالفوائد، کیمای سعادت اور اخلاق ناصری جو ایک مستقل طرز اور سبق آموز تربیتی مسائل سے بھرپور لکھی گئی ہیں،کم نہیں ہیں۔(۴۸) آخر کے ادوار میں،مخصوصاً قاجاری دور میں جس نے ایران میں نئی تعلیم و تربیت کے راستے ہموار کیے،کچھ لوگ جیسے عبدالرحیم تبریزی(طالبوف سے معروف)علمی اور

سبق آموز داستان لکھے۔ ان کے بعد کچھ شعرا جیسے ایرج میرزا کے نغمے سے بھرپور بچوں کے اشعار لکھنے سے بچوں کے نئے ادب کے لیے راستے ہموار کیے ہیں۔

جدید مفہوم میں بچوں کا ادب، جدید ادبی قالب سے جیسے رمان، داستان کوتاہ، ڈراما اور مقالے اسی آخری صدی اور مغربی ممالک کے زیر اثر اس کے نمونے ایران میں توجہ کا مرکز بنے ہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کا ادب اس اعتبار سے ذوقی اور فکری تمام تخلیقات پر اطلاق ہوتا ہے جو نوجوانوں اور بچوں کی روح کی رشد ونشونما کے لیے مناسب شعر اور داستان مختلف قالب میں سادہ علمی کتابیں فیلم نامہ اور سبق آموز ڈرامے ان کے تمدن کی وسعت اور فکر وذوق کی پرورش کے لیے فراہم کی جاتی ہیں۔ یا نوجوان اور بچوں کی خاص ضرورت کے مدنظر جو بڑوں کی ضرورت سے بالکل الگ ہے۔

بچوں کے ادب کی خصوصیات کو اس طرح خلاصہ کر سکتے ہیں۔

(۱) بچوں اور نوجوانوں کے تیز طرار نظر کی ارزیابی اور ایسی ضرورت کو شامل کرنا جو نئی معلومات دینی، اجتماعی، ادبی اور علمی مسائل رکھتے ہوں۔

(۲) مختلف تجربوں کو نوجوان نسلوں میں منتقل کرنا۔

(۳) بچوں اور نوجوانوں کی معلومات کی افزائش مختلف میدان میں خاص طور سے ان اطلاعات سے جو درسی کتابوں میں انہیں حاصل نہ ہو رہی ہوں۔

(۴) بچوں کی جہاں بینی اور اس کے علم میں افزائش، زندگی کی ضرورتوں اور اجتماعی ماحول کی نسبت ان کی پہچان میں وسعت دینا۔

(۵) بچوں کے لطف کی ضرورت کو اطمنان دلانا جو اس کی شخصیت کو موثر اور معتدل بناتا ہے۔

(۶) بچوں کی فرصت کے اوقات کو شائستہ طریقے سے پر کرنا اور کامیاب زندگی کی مثالوں سے متعارف کرانا۔ اپنی سرزمین اور غیر سرزمین کے علم وادب اور بزرگان دین کی زندگی سے آشنا کرانا۔

ایران میں بچوں کے نئے ادب پر ایک سرسری نظر:۔

انیسویں اور بیسویں صدی کے اوائل میں دنیا کی صنعتی اور علمی پیش رفت سے آشنائی اور موازنے کے ساتھ ایران میں بچوں کے ادب کی طرف توجہ کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔ خاص طور سے جب تعلیم وتربیت دھیرے دھیرے عام ہو رہی تھی اور میلان کو اس طرح کے ادبی ایجاد اور

رشد کے لیے زیادہ سے زیادہ فراہم کیا جارہا تھا۔ باوجود اس کے اسلامی تعلیمات اور تمدن جو پیغمبر اکرمؐ اور دینی پیشواؤں کے طریقے سے پہنچی، خاص طور سے بچوں کی صحیح تربیت پر تاکید کی گئی ہے۔ مؤثر تربیت کی روش جو علمی موجودات پر زندگی کی خاص ضرورتوں کو بچپن میں ہی منظّم بنایا گیا ہے۔ اس طرح سے کام منظّم نہیں ہوا ہے۔ اس کی علت بھی شاید یہ ہوگی کہ ہمارے بڑے لوگ کبھی بھی بچپن کے دوران ایک مستقل مرحلہ خاص سیرت اور کیفیت کے ساتھ نہیں دیکھتے اور دوسرے الفاظ میں بچوں کو بڑے لوگ ہمیشہ بچہ ہی سمجھتے ہیں، اس وجہ سے زندگی کے عطف و محبت اور اس کی رشد کے مرحلے کوالگ الگ نہیں شمار کررہے تھے۔

ہمارے عام ادب ان تمام لالائی اور شیرینی واقعی اور تمثیلی داستانوں کے باوجود بچوں کی فکر اور عاطفہ کی پرورش کے لیے ایک سرشار منبع حساب کرسکتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے زمانے میں مناسب طریقے سے بچوں کے لیے دوبارہ لکھی جائے۔ پہلا شخص جس نے ایران کے عام ادبی اہمیت میں بچوں کے لیے توجہ کی، فضل الله صبحی مهتدی تھے۔ جنہوں نے بچوں کی مناسب داستان کو ان میں سے انتخاب کر کے دوبارہ لکھا۔ ان سے پہلے صادق هدایت نے بھی عام ادب کی اہمیت کی طرف توجہ کی تھی۔ لیکن صبحی نے اُس کو بچوں کے استفادہ کے لیے تیار کیا۔ اس کے بعد بڑی تعداد میں لوگوں نے اس کام کی طرف رخ کیا اور عام داستانوں میں سے بہت سارے کو دوبارہ لکھنے کے ساتھ نئی نسل کے ارتباط کو رسوم گزشتہ کے آداب و فرہنگ کے ساتھ آشنائی برقرار کیے۔ صبحی ہر جمعہ کی صبح ریڈیو کے ذریعے بچوں کے مخصوص پروگرام "بچه هاسلام" کی عبارت کے ساتھ شروع کرتا تھا اور بچوں کی دلچسپی اور اشتیاق کے لیے قصے کہتا تھا اس طرح سے "پدر بچه ها" سے مشہور ہوگئے تھے۔

اپنی ابتدائی دور میں عباس یمینی شریف نے مختلف تخلیقات اور دلکش و شریں اشعار بچوں کے لیے لکھ کر کافی اہمیت حاصل کی۔ یمینی شریف کے اشعار برسوں تک ایران کی درسی کتابوں میں شامل ہوتے رہے تھے اور تمام لوگ ان کے نام و زبان سے آشنا تھے۔ یمینی شریف تنہا بچوں کے شاعر اور قلم کار نہیں ہیں۔ وہ پہلے لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بچوں کے لیے مخصوص مجلّے نشر و اشاعت کیے اور مدت تک "دانش آموز" مجلّے کے مدیر رہے اور ان میں سے "کیهان بچه ها" کو اپنے ذمے رکھا۔ وہ ان تمام کے علاوہ، بہت زیادہ خارجی تخلیقات بچوں کے ادب کے میدان میں فارسی میں شائع کیے۔ کچھ مطبوعات تیسری اور چوتھی دہائی میں زیادہ

تر بچوں کے ادب کے برجستہ تخلیقات کو فارسی میں ترجمہ کر کے شائع کروائے۔ کچھ مترجم جیسے علی تقی وزیری، روحی ارباب، مهری آهی مختلف اقوام کے عام افسانے اور هانس کریستیان آندرسن (Hans Christain Andersen, Father of Children Literature) کے افسانے کو فارسی میں ترجمہ کر کے ایرانی بچوں کو دوسری دنیا کے ادب سے روشناس کرائے۔

اس زمانے میں جو سب سے اہم نکات بچوں کے ادب میں داخل ہوئے، تصویری کتابیں تھیں۔ تیسری دہائی کے آخری ایام میں دو کتابیں ''کدوی قلقلہ زن و نرگس'' اور ''عروسك موطلائی'' تصویری شکل میں چھپ کر سامنے آئیں۔ اور ایران میں بچوں کے ادب کے لیے تصویر سازی کی طرف توجہ مبذول کی۔ (۴۹) بعد میں اسی مسیر میں نقاش جیسے فرشید مشقالی ایرانی ہنر کے میدان میں ظاہر ہوئے۔ تہران کے اعلیٰ تعلیمی ادارہ میں معلم کی تربیت کے رشتے کی بنیاد پڑی اور معلم کے ہنر کی تاکید، خاص طور سے ان کے کاموں کے اختصاص اور برتری مخصوصاً روشنگری اور واضح دلیل میں پیش کی گئی۔ کچھ لوگ جیسے ڈاکٹر ہوشار ''دانش سرای عالی'' میں تعلیم و تربیت کے اصول کے استاد (Academic Staff College) بچوں اور نوجوانوں کے مسائل کی طرف توجہ کی ضرورت اور ان میں سے ان کے ادب کو زیادہ سے زیادہ توجہ دینے کے لیے زور ڈال رہے تھے۔

بچوں کے خاص ادب آموزش کی رشد کے لیے ایک بہترین عامل کے طور پر اور طالب علموں کے فارغ اوقات کو پُر کرنے کے لیے انہی برسوں سے ملک کے آموزش و پرورش کے عہدیداروں کی توجہ کا مرکز بن گیا اور مستقل درستی کے عنوان کے ساتھ دانش سرای عالی تہران کو معلموں کی تعلیم و تربیت کا مرکز قرار دیا گیا۔ انقلاب کی دہائیوں کے قریب تک ملک کی کچھ دانشگاہیں جن میں براہ راست معلموں کی تربیت نہ تھی۔ درسی مضامین کے کچھ حصوں کو ''ادبیات کودك'' کے نام سے سمویا، اس طرح سے بچوں کی استعداد کی پرورش اور ذوقی مسائل کو بہتر بنانے کی ضرورت کو جلد سے جلد بروے کار لایا۔

بچوں اور نوجوان کے ادب کے خاص اقدامات اور انجمنیں:

جدید تعلیم و تربیت کی طرز کے پانے کی اہمیت جدید کتابوں کے مضامین اور ان کی تدریس کی روش کی بنیاد پر ممکن ہو سکا کہ تعلیم و تعلم کی عمر کو کچھ حد تک نیچے لا سکیں۔ اس معنی میں کہ اگر پہلے لازم

تھا۔ بچے ابتدأ تعلیمی اداروں میں پڑھنے اور لکھنے کو کچھ حد تک اعلیٰ معیار اختیار کرے۔ بعد میں کتابیں پڑھے یہ نئے طریقے یہاں تک نو آموز طالب علم کو بھی مناسب زبان فراہم کر رہا تھا اور مطالعہ کی عمر کو لکھنے کی عمر سے ہم آہنگ کر رہا تھا۔ یہ امر مرکزوں کو راستے پہ لانا اور ضرورت کے حساب سے ادارے کی تاسیس خاص طور سے بچوں اور نوجوان کے ادب کے لیے راہ ہموار کیے۔

۱۳۴۱ش/۱۹۶۲ء میں "شورای کتاب کودك" ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ جماعت کے ماتحت تاسیس ہوئی جس کا اصلی ہدف کتابوں کی حالت کو بہتر بنانا اور بچوں کے لیے مخصوص نشریات اور ان کی تشویق باہدف اور اصولی مطالعے کی طرف کرنا تھا۔

تین سال بعد شوریٰ معلموں اور مربیوں کے ساتھ ارتباط کے مقصد سے بچوں کے ادب سے متعلق مسائل سے دلچسپی رکھنے والوں نے ایک ماہنامہ نشریہ "ماهنامه شورای کتاب کودك" کے نام سے بنیاد رکھی جس کی نشر و اشاعت سالوں تک جاری رہی اور اس طریقے سے بہت زیادہ مقالات شوریٰ کے ممبران کی کوشش اور دوسرے دانشمندوں کی جانب سے نوجوانوں اور بچوں کے مسائل کے بارے میں تالیف اور ترجمہ ہو کر زیور طباعت سے ہمکنار ہوئے۔ "ماهنامه شورای کتاب کودك" کے اولین شماروں میں سے جو اردیبهشت ماه ۱۳۴۴ش/۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی۔ خط مشی کے بیان ماہنامہ میں اس طرح سے آیا ہے۔

"شورای کتاب کودك" کے مدیر کی جماعت اس شورای کے ہدف کی طرف توجہ کے ساتھ عزم مصمم کیا ہے کہ مسلسل ماہنامہ اس شوری کے دلچسپی کے لیے بھیجیں گے۔ اس ماہنامہ میں جو کچھ ایران اور بچوں کی دنیا ہے بچوں اور نوجوانوں کی آموزش کی بھلائی کے لیے انجام پا رہا ہے قابل احترام قارئین کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ اسی طرح سے امید ہے کہ مسلسل، جالب اور سبق آموز مطالب کو نشریات تیار کرنے کے میدان میں نوجوانوں اور بچوں کی کتابوں سے جو دسترس میں ہیں، اور پہلے کے لوگوں کی دلچسپی کے باعث رہی ہیں، سے استفادہ کیا جائے گا۔ ان تمام چیزوں سے آگے بڑھ کے ہر ماہ مفید کتابوں میں سے کچھ مختلف عمر کے بچوں کے لیے پیش کی جائیں گی۔

شورای کتاب کودك کی فعالیت خوش قسمتی سے انقلاب کے بعد بھی جاری رہیں، اس کے بنیادی اقدامات میں سے ایک یہ ہے کہ فرهنگ نامه کودکان و نوجوانان کی تالیف

ان ہی آخری برسوں میں نتیجے کو پہنچی اور اب تک ۱۳۷۸ش/ ۱۹۹۹ء میں اس کتاب کی تین جلدیں شائع چکی ہیں۔ اس طور سے معلوماتی مقالات اور مجلّات کے دوسرے گوشے بھی تیار اور تدوین ہو کر زیور طباعت سے مزین ہو گئے ہیں۔

ان ہی سالوں میں ایک مجموعہ "پیك" کے عنوان کے تحت وزارت آموزش و پرورش (HRD) کی طرف سے شائع ہونا شروع ہوا۔ جو طالب علموں اور بچوں کو مطالعے کی جانب راغب کرنے میں بہت اہم رول ادا کر رہا ہے۔

۱۳۳۴ش/ ۱۹۵۱ء میں "کانون پرورش فکری کودکان و نوجوانان" کی بنیاد پڑی اور وسیع میدان میں مختلف مسائل کے طور پر بچوں کے ادب سے مربوط بچوں کی فکری پرورش اور اس کی رشد کے لیے مقرر کیا گیا۔ پرانی انجمنیں عمومی کتاب خانے کی ترویج و تاسیس کے ذریعے خاص کر پورے ملک میں بچوں کے لیے ان میں سے "سیار کتابخانہ" (Library on Wheels) کی شکل میں اور چند مطبوعات کی نشر و اشاعت مترجموں، مؤلفوں، نقاشوں اور جوان مصوروں کی ایک بڑی جماعت اور ذی استعداد لوگوں کو جذب کر سکا۔ ان کی مدد کے ساتھ اور مالی امکانات کی مدد سے خاص کر جو خوبصورت کتابیں، عمدہ نشریہ، مطلوب کیفیت کے ساتھ تالیف اور ترجمہ دونوں صورتوں میں وسیع مناسب پیمائش میں ہر عمر کے ساتھ ملک کے نوجوانوں اور بچوں کے اختیار میں دیا جاتا ہے۔ تہران کے علاوہ انجمن کے شعبے بڑے شہروں میں خاص کر صوبے جات کے مرکزوں میں اس طرح کے کتاب خانے کی زیادہ سے زیادہ ایجاد کرنے کی طرف لوگوں کی توجہ کو مبذول کیا۔ شہر کے نوجوانوں اور بچوں کی دلچسپی کتاب اور مطالعے کی طرف کھینچنے میں اہم رول ادا کیا۔ نوجوانوں اور بچوں کے خاص قلم کاروں میں چوتھی اور پانچویں دہائی کے نوجوانوں میں سے اکثر کانون پرورش فکری کے ساتھ بھی منسلک رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کے نام جیسے نادر ابراهیمی، محمود آزاد جبار باغچه بان، مهدخت دولت آبادی، نور الدین زرین کلك، احمد شاملو ، سیروش طاهباز، قدسی قاضی نور، محمود کیانوش، علی اکبر نعمتی، عباس یمینی شریف ان میں سے سب سے زیادہ مشہور و معروف ہیں۔

ان ہی برسوں میں مهدی آذر یزدی ایرانی کلاسیکی ادب کی بازنویسی نوجوانوں اور بچوں کے لیے تن تنہا ہمت جٹا لیے اور کلاسیکی فارسی داستانوں کے متون کی بنیاد پر بہت ہی مفید "قصه های خوب برای

بچه های خوب" کلی عنوان کے تحت سامنے لائے۔

چوتھی دہائی کے ابتدائی برسوں میں بچوں کے ادب کے قلمرو میں صمد بھرنگی کا نام بھی لیا جانا چاہیے جو کہ بچوں کے ساتھ کام کو آذربائیجان کے ایک گاؤں میں معلّمی سے شروع کیا۔ اور بچوں کی تربیتی اور فکری خاص مشکلات کے مشاہدے کے ساتھ بچوں کے ادب کے درد کو اپنے اندر محسوس کیا اور شروعات میں ایک طرز بچوں کی پرورش کے لیے ایجاد کی۔ جو ایک کتاب کی شکل میں 'کندو کاو" کے عنوان سے مسائل تربیتی ایران میں شائع ہوا۔ بعد میں بھی اپنی عینی مشاہدات اور واقعات کی تلخی جو کے اپنے قرب وجوار میں دیکھ رہے تھے، سامنے لائے۔ صمد بھرنگی کی سب سے مشہور داستانی تخلیق "ماهی سیاه کوچولو' جو شدت کے ساتھ بچوں اور نوجوانوں کے ادب کے قلم کاروں کی تقلید اور توجہ کا مرکز بنا۔

صمد بھرنگی نے جو دوسری اہم داستان کوتاہ بچوں کے لیے لکھیں اس طرح سے تھیں بیست و چهار ساعت در خواب و بیداری، تلخون، کورا غلو و کچل حمزه، یك هلو و هزار هلو ،ان ہی برسوں میں بچوں اور نوجوانوں کے لیے دینی آثار کے میلان میں خلا محسوس ہو رہا تھا اس وجہ سے کہ کوئی بھی مطالب جس کو میں نے شمار کیا دینی پہلو نہیں رکھتا بلکہ کبھی کبھی اس کے مقابلے کے نکتے میں بھی قرار پا رہا تھا۔ یہ امر مرتضیٰ مطہری کو اس کی طرف رغبت دلایا کہ وہ دینی بزرگوں کی سرگزشت اور خاص طور سے معین ادب کے ساتھ دو جلدوں میں کتاب "داستان راستان" کو نوجوانوں کے لیے لکھا۔ باوجود اس کے کہ ان کے کام کا میدان بنیادی طور پر ادب اور خاص کر بچوں کا ادب نہ تھا۔ اس کتاب نے جوان نسل کی توجہ کو اپنی طرف بہت زیادہ مبذول کیا یہاں تک کہ ملک کے یونیسکو کی ملی کمیشن کی طرف سے سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اور بہترین کتاب کے انعام سے نوازا گیا۔ شاید کہہ سکتے ہیں کہ یہ قدم اس زمانے کے سیاسی اجتماعی موقعیت کا سبب بنا جو دھیرے دھیرے دینی اصیل کی طرف بچوں کے ادب میں میلان اپنے لیے جگہ پیدا کی۔ بتدریج انقلاب تک جاری وساری رہی۔

انقلاب کے بعد نوجوانوں اور بچوں کے ادب نے جیسے تمام ایرانی ادبی اور تمدنی شعبے دینی تاثیر اختیار کر لی اور مادی اور غیر دینی تفکرات سے فاصلہ اختیار کر لیا" کانون پرورش فکری کودکان و نوجوانان" نے تھوڑی مدت کے بعد اپنے کام کو انقلابی راستے سے شروع کر دیا، تازہ استعداد اور جوانوں کی طاقت کے جذبے کے ساتھ جو کہ انقلابی قلمرو میں دریافت ہوئے تھے۔ غربی تخلیقات کے

ترجمے کی جگہ مناسب اور جدید آثار کی نشر واشاعت اسلامی بینش کے ساتھ شروع کردی۔

اس کے علاوہ بہت سارے قلم کار اور خصوصی ناشرین نے بھی اس میدان میں اپنا سرمایہ خرچ کیا اور اپنی اوقات کی کمی کے باوجود انقلاب کے ابتدائی سال میں اکثر جلد بازی کی صورت اختیار کر لی۔ وسیع پیمائش میں داستانی تخلیقات زیادہ آموزشی وسائل عمدہ کیفیت کے ساتھ شائع کیے جارہے تھے۔

جنگ، حماسی بینش اور عرفانی مسائل جو اس کی پیروی میں ہم آہنگ ہوئے۔ اور اکثر قلم کاروں کی فکر و قلم کو قوت بخشی، عصر انقلاب کے بچوں کے ادبی آثار میں بھی اثر چھوڑا لیکن اس جگہ اس معاملہ نے افراط اور جلد بازی کی صورت اختیار کر لی اور بچوں کی واقعی سوچ اور طبع کی ناآشنائی کی وجہ سے تخلیقات میں چہرہ دکھایا، اس کے نتیجے اتنے کامیاب اور اہمیت کے حامل نہیں ہوئے۔ خاص طور سے کبھی کبھی ظاہری اور ہنری پہلو سے یعنی جیسے بچوں کے خاص عواطف اور زبان پر تاکید مناسب نقاشی صف آرائی اور فنی مہارت بھی بے بہرہ گئی ہے۔ آخری برسوں میں "انتشارات مدرسہ" وزارت آموزش و پرورش سے منسوب رہے۔ مجلّے اور کتابیں خاص کر بچوں کی کیفیت کے ساتھ مختلف عمر کے لیے نسبتاً مطلوب سامنے آئے ہیں۔

"حوزہ هنری سازمان تبلیغات اسلامی" کی کوششیں نوجوانوں اور بچوں کے متعلق آثار کی نشر واشاعت کے راستے میں خاص کر "جنگ سورہ و بچه های مسجد" کے نشر واشاعت جو خود اپنے لکھے ہوئے مطبوعات کے لیے امکانات فراہم کر رہے تھے، چھٹی دہائی کے برس میں ان کی پیروی ہونے لگی۔

مجموعی طور پر نوجوانوں اور بچوں کے ادب عصر انقلاب میں روشن نکات رکھتے ہیں، مذہبی سنتوں پر تاکید کے قبیل سے ایران کے ادبیات کہن اور فرہنگ کی طرف بازگشت۔ فنی فارسی ادب کی داستانوں کی بازنویسی اور روایات و حکایات کے جاری رکھنے کی کوشش جو اسلامی تمدن سے مربوط رہی ہے اور تالیف کا رخ کرنا ترجمے کی جگہ، اس حال میں جب وہ ہنری اور فنی مجموعے میں بہت زیادہ برخوردار نہیں ہوئے اور کوئی نظارت یا کوئی خاص عمل اس کے لیے نہیں اپنایا گیا۔ اب بھی اپنے کامیاب چہرے اور واقعی راستے کو پیدا نہیں کر سکا ہے۔ ان تمام چیزوں کے باوجود زیادہ تر کامیابی اور توجہ اس سمت دی گئی ہے کہ وہ تمام خوبیاں آگے چل کر پیدا ہو سکیں۔

☆☆☆

حواشی:

۱۔ پبرای آگاہی از سہم کودکان در ادبیات ایران، رك: قدمعلی سرامی، "سہم کودکان در ادبیات گزشتہ ایران" فصلنامہ کانون، دورہ اول، س ۲، (تابستان ۱۳۵۳) ص۳ ۲ تا ۴۳۔

صدیقہ ھاشمی نسب، کودکان و ادبیات رسمی ایران، سروش، تہران ۱۳۷۱، ۳۵۱ صفحہ

۲۔ برای آگاھی اجمالی از سیر ادبیات کودکان در ایران پس از مشروطہ، رك: لیلی ایمن، توران میرھادی، مھدخت دولت آبادی: گذری در ادبیات کودکان، (شورای کتاب کودك، چ سوم، تہران ۱۳۵۵)، ص ۱۹ بہ بعد.

۳۔ رك: محسن بابایی،نقد و بررسی رمان کلیدر، ص ۲۳ بہ بعد

٤۔ برای بررسی اجمالی جلد اول این اثر، رك: محمود قربانی، نقد و تفسیر آثار محمود دولت آبادی، ص ۱۰۱ بہ بعد.

٥– برای نقد این اثر، رك: عطاء اللہ مھاجرانی، "وقتی ثریا نمی درخشد"، کلك ٥٦ ٥٥، (مھر و آبان ۱۳۷۳) ص ۲۴۳ بہ بعد و ۲۷۷ بہ بعد.

٦۔ پیرامون دیدگھای جامعہ شناختی این رمان، رك: علی فردوسی، "آشنایی در توفان"، کلك ٥٦ – ٥٥ ص ٢٥٤ بعد.

۷۔ عابدینی، صد سال داستان نویسی ۲/ ۳۵۱ بہ بعد

۸۔ جمال میرصادقی، ادبیات داستانی، صد ٦٧٥ بہ بعد.

۹۔ محمدرضا قربانی، نقد و تفسیر آثار دولت آبادی، نشر آروین، تہران ۱۳۷۳، ۱۷۵ صفحہ

محسن بابایی، نقد و بررسی رمان کلیدر، پایان نامہ کارشناسی ارشد دانشگاہ فردوسیمشھد ۱۳۷۳، ۱۹۳ صفحہ

۱۰۔ رك: عابدینی صد سال داستان نویسی در ایران، ۲/۲۸۰.

۱۱۔ برای آشنایی با گلشیری و داستانھای او رك:

۱۲۔ جمال میرصادقی، ادبیات داستانی، ٦٧٦ بہ بعد.

۱۳۔ عابدینی، صد سال داستان نویسی، ٢٧٤/٢٤٧٢ بہ بعد.

١٤۔ ابراھیم استاجی، نقد داستانھای گلشیری، پایان نامہ لیسانس زبان و ادبیات فارسی، دانشگاہ فردوسی مشھد ،۱۳۷.

۱٥۔ رك: جمال میرصادقی، ادبیات داستانی، ص ۲۹٦

۱٦۔ درمون: بوتہ ای شبیہ خار ولی بی خار با برگھای سوزنی.

۱۷۔ دربارہ پیشینہ تئاتر سنتی در ایران رك: جمشید ملك پور، ادبیات نمایشی در ایران، جلد اول، ٥٣۲ صفحہ

۱۸۔ این شش نمایشنامہ عبارت است از: حکایت ما ابراھیم خلیل کیماگر؛ حکایت میوژوردان حکیم نباتات و درویش مستعلی شاہ جادوگر معروف؛ حکایت خرس دزد افکن؛ سرگذشت وزیرخان سراب؛ سرگذشت مرد خسیس یا حاجی قرا؛ حکایت وکلای مرافعہ در شھر تبریز

۱۹۔ نوشین بعدھا تجربہ ھای نمایشی خود را در کتابی با عنوان ھنر تئاتر منتشر کرد، کہ تاکنون چندین بار چاپ شدہ است.